(S_1996_8_849_855)

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

جمہوری حقوق کے تحفظ کے لئے کمیٹی

بنام

وزیر اعلیٰ ریاست مہاراشٹرا اور دیگران

20 نومبر 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور کے۔ ایس۔ پار پورن، جسٹسز]

آئین ہند، 1950: آرٹیکلز 226 اور 136:

ممبئی فسادات کا معاملہ-قصورواروں کے خلاف حکومت کی کارروائی کا الزام-کہا گیا: یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ حکومت نے مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے-اگر کوئی شخص کسی واقعہ یا فساد کے سلسلے میں کسی بھی شخص کے بارے میں مخصوص مواد لانے کے باوجود تحقیقاتی حکام کے علم میں آنے کے باوجود ناراض ہوا، حکام قانون کے مطابق کارروائی نہیں کر رہے تھے، ان کے لئے ضروری ہدایات کے لئے ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا راستہ کھلا ہوگا-مزید برآں، ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ میں شامل انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی جانچ کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی تحقیقات کو جسٹس شری کرشنا کمیشن (انکوائری کمیشن ایکٹ 1952 کے تحت مقرر) کے سامنے زیر التوا کارروائی کی وجہ سے ملتوی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دونوں کی جانب سے تحقیقات کا دائرہ کار ایک جیسا نہیں تھا-اپیل کنندہ انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزی کی تحقیقات کے لئے نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن سے رجوع کرسکتا ہے-اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کو ہدایت دی گئی کہ آیا نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن پہلے ہی الزامات کی تحقیقات کر چکا ہے اور اگر اسے معلوم ہوا کہ ایسا نہیں ہوا ہے تو وہ اپنی تحقیقات کو آگے بڑھائے۔ مستقبل میں نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن نے اسپیکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے اپنی رپورٹ حکومت کو

پیش کرنے سے قبل مذکورہ انکوائری کا آغاز کیا، انہیں نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی رپورٹ کے انتظار میں اپنی انکوائری ملتوی کرنی چاہیے۔

اپیل کنندہ تنظیم اس ملک کے شہریوں کے انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے تشکیل دی گئی تھی۔ وہ قانون کی حکمرانی اور اس کی پاسداری میں یقین رکھتی تھی۔ ممبئی شہر اور اس کے گردونواح میں بڑے پیمانے پر اور پرتشدد فسادات ہوئے جس میں بڑی تعداد میں لوگ مارے گئے اور زخمی ہوئے اور کروڑوں روپے کی املاک کو نقصان پہنچا۔ ایسے الزامات لگائے گئے تھے کہ امن و امان کی مشینری یا تو ناکام ہوگئی ہے یا تشدد اور تباہی پھیلانے والوں کے ساتھ ملی بھگت کر رہی ہے۔ حالانکہ مذکورہ فسادات کے سلسلے میں تقریباً 3000 مجرمانہ معاملے درج کیے گئے تھے، لیکن ان معاملوں میں کوئی مؤثر تفتیش نہیں کی گئی تھی، کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی کوئی مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مدعاعلیہان کی جانب سے اس غیر فعالیت کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ کمیشن آف انکوائری ایکٹ 1952 (جسٹس شری کرشنا کمیشن) کے تحت تشکیل دیا گیا انکوائری کمیشن مذکورہ فسادات کے مختلف پہلوؤں کی جانچ کر رہا تھا اور وہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کر رہے تھے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے جمع کرائی گئی رپورٹ کے باوجود مدعاعلیہان اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کر رہے تھے۔ درخواست گزار نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی جس میں مدعاعلیہان کو ہدایت دینے کی مانگ کی گئی تھی کہ وہ مذکورہ فسادات کے لئے بادی النظر میں ذمہ دار پائے جانے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی شروع کریں۔ ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ وہ اپنے رٹ دائرہ اختیار کا استعمال کرنے اور حساس معاملے میں ہدایات دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لہٰذا یہ اپیل۔

مدعاعلیہان کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ ریاستی حکومت مذکورہ فسادات میں ملوث افراد کے خلاف مقدمہ چلانے کی اپنی ذمہ داری سے گریز نہیں کر رہی ہے۔ ریاستی حکومت نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے پیش کردہ رپورٹ میں شامل انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی جانچ کے لئے ایک اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس مقرر کیا تھا۔ اور یہ کہ جسٹس شری کرشنا کمیشن کے سامنے معاملے کے زیر التوا ہونے کے پیش نظر مذکورہ جانچ کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔

اپیل نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ: 1.1. یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ حکومت نے قصورواروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔ یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ کمیشن آف انکوائری ایکٹ 1952 کے تحت مقرر جسٹس شری کرشنا کمیشن کی تقرری کی وجہ سے حکومت اور اس کے حکام فسادات کے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔(CD854)

1.2۔ اگر کوئی شخص اس بات سے ناراض محسوس کرتا ہے کہ کسی واقعہ کے بارے میں یا فساد سے متعلق کسی شخص کے خلاف مخصوص مواد جانچ حکام کے علم میں لانے کے باوجود، حکام قانون کے مطابق کارروائی نہیں کر رہے ہیں، تو اس کے لئے ضروری ہدایت کے لئے ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا راستہ کھلا ہوگا۔ اس کے علاوہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ میں درج انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی جانچ کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانچ کو جسٹس شری کرشنا کمیشن کے سامنے زیر التوا ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم، یہ زیادہ مناسب ہے کہ اپیل کنندہ انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کو دیکھنے کے لئے قومی انسانی حقوق کمیشن سے رجوع کرے۔ اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ کیا نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن نے پہلے ہی الزامات کی جانچ کی ہے اور اگر انہیں پتہ چلتا ہے کہ اس نے ایسا نہیں کیا ہے تو وہ اپنی تحقیقات کو آگے بڑھائیں۔ اگر مستقبل میں نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے مذکورہ انکوائری کا جائزہ لیتا ہے تو وہ نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کرتے ہوئے اپنی انکوائری ملتوی کر دے گا۔(854 ایف-ایچ، 855 اے-ڈی)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14627 آف 1996۔

1994 کے ڈبلیو پی نمبر 2030 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 6.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لئے بھرت سنگھل۔

جواب دہندگان کی طرف سے کے ٹی ایس تلسی اور ڈی ایم نارگولکر۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

جسٹس بی۔ پی۔ جیون ریڈی: اجازت دے دی گئی۔

اس اپیل کو ممبئی عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف جمہوری حقوق کے تحفظ کی کمیٹی نے ترجیح دی ہے، عدالت عالیہ میں دائر رٹ پٹیشن میں اپیل کنندہ نے درج ذیل دو راحتوں کا مطالبہ کیا تھا:

(الف) اس معزز عدالت کو یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہوگی کہ حکومت مہاراشٹر کی جانب سے تشکیل کردہ انکوائری کمیشن کا تقرر اس کے نوٹیفکیشن نمبر 1 کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ ایف آئی آر/ 5693 /بمبئی-1 /تقرری/ ایس پی ایل-2، تاریخ 25 جنوری، 1993، عدالت نہیں ہے اور مذکورہ کمیشن کے سامنے 6 دسمبر، 1992 اور اس کے بعد اور 6 جنوری، 1993 کو ہونے والے فسادات سے متعلق کوئی معاملہ زیر التوا نہیں ہے، اس لیے مذکورہ فسادات کے ذمہ داروں کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے حکومت کی راہ میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔

(ب) یہ معزز عدالت آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت منڈامس کی رٹ یا رٹ یا کوئی اور مناسب رٹ، ہدایت یا حکم جاری کرنے میں خوشی محسوس کرے جس میں مدعا علیہان کو ہدایت دی جائے کہ وہ 6 دسمبر کو اور اس کے بعد ہونے والے مذکورہ فسادات کے ذمہ داروں کے خلاف قانون کے تحت ضروری تحقیقات کریں۔ 1992ء اور 6 جنوری 1993ء اور اس کے بعد بمبئی شہر اور اس کے گردونواح میں فسادات کے ذمہ داروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی شروع کی جائے۔

درخواست گزار نے مندرجہ ذیل باتوں کے ساتھ رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ درخواست گزاروں کی تنظیم اس ملک کے شہریوں کے انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے تشکیل دی گئی ہے۔ وہ قانون کی حکمرانی اور اس کی پاسداری پر یقین رکھتی ہے۔ 6 دسمبر 1992 کو اور اس کے بعد اور پھر 6 جنوری 1993 کو اور اس کے بعد بمبئی شہر اور اس کے گردونواح میں بڑے پیمانے پر اور پرتشدد فسادات ہوئے جن میں بڑی تعداد میں لوگ

مارے گئے اور زخمی ہوئے اور کروڑوں روپے کی املاک کو نقصان پہنچا۔ایسے الزامات لگائے گئے تھے کہ لاء اینڈ آرڈر مشینری یا تو ناکام رہی ہے یا تشدد اور تباہی کے مجرموں کے ساتھ ملی بھگت کر رہی ہے۔حالانکہ مذکورہ فسادات کے سلسلے میں تقریباً3000 مجرمانہ معاملے درج کیے گئے تھے،لیکن ان معاملوں میں کوئی مؤثر جانچ نہیں کی گئی ہے،کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی مقدمہ چلایا گیا ہے۔مدعاعلیہان کی جانب سے اس غیر فعالیت کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کمیشن آف انکوائری ایکٹ 1952 (جسٹس شری کرشن کمیشن) کے تحت تشکیل دیا گیا انکوائری کمیشن مذکورہ فسادات کے مختلف پہلوؤں کی جانچ کر رہا ہے اور وہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔یہ ایک مکمل طور پر ناقابل قبول اور ناقابل قبول وجہ ہے۔ایمنسٹی انٹرنیشنل نے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کو ایک رپورٹ بھی پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کمیشن کی تقرری قانون کے مطابق قصورواروں کے خلاف کارروائی میں رکاوٹ نہیں ہے۔مذکورہ رپورٹ کے باوجود مدعاعلیہان اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔درخواست گزاروں نے کہا کہ مذکورہ کمیشن نہ تو فوجداری عدالت ہے اور نہ ہی یہ قصورواروں کو سزا دے سکتا ہے اور مدعاعلیہان قصورواروں کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھانے کے لئے مذکورہ کمیشن کا صرف بہانہ بنا رہے ہیں۔مذکورہ بالا الزامات کی بنیاد پر مذکورہ بالا دو ریلیف مانگے گئے تھے۔

عدالت عالیہ نے ایک مختصر حکم نامے کے تحت رٹ پٹیشن خارج کر دی جس میں کہا گیا ہے:

”مسترد کر دیا۔ہم ایک انتہائی حساس معاملے میں رٹ کے دائرہ اختیار کا استعمال کرنے اور ہدایات دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جب یہ ایس ایل پی اس عدالت کے سامنے احکامات کے لئے آیا تو مدعاعلیہان کو مندرجہ ذیل حکم کے تحت نوٹس جاری کیا گیا:

”استثنیٰ کی اجازت ہے۔

محترم ترکنڈے کہتے ہیں کہ اگرچہ بمبئی کے مختلف تھانوں میں 3000 مجرمانہ معاملے درج کیے گئے تھے،لیکن ان میں سے کسی کے بھی نتیجے میں فوجداری عدالت میں اصل مقدمہ شروع نہیں ہوا ہے۔

رٹ پٹیشن اور اسپیشل لیو پٹیشن میں لگائے گئے مذکورہ الزامات اور دیگر الزامات کے پیش نظر نوٹس مدعا علیہان کو بھیجا جائے گا۔

جاری کردہ نوٹس کے جواب میں چوتھے مدعا علیہ (پولیس کمشنر) کی طرف سے ایک انسپکٹر آف پولیس نے جوابی حلف نامہ داخل کیا۔ 26 فروری 1996 کو ہم نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ اس طرح کے سنگین معاملے میں جوابی حلف نامہ حکومت مہاراشٹر کی طرف سے کسی ذمہ دار شخص نے نہیں بلکہ ایک انسپکٹر آف پولیس نے داخل کیا ہے، حکومت مہاراشٹر کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اس معاملے کے انچارج ہوم سکریٹری یا ایڈیشنل سکریٹری کا حلف نامہ پوری تفصیلات کے ساتھ داخل کرے۔ اس کے مطابق حکومت مہاراشٹر کے ہوم ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری (اسپیشل) جناب ایس کے آئنگر نے ایک حلف نامہ داخل کیا ہے جس میں درج ذیل حقائق بیان کیے گئے ہیں: یہ الزام درست نہیں ہے کہ حکومت نے مذکورہ فسادات میں ملوث افراد کے خلاف مقدمہ چلانے کی اپنی ذمہ داری سے گریز کیا ہے۔ دسمبر 1992 اور جنوری 1993 کے فسادات کے سلسلے میں کل 2،267 مجرمانہ معاملے درج کیے گئے تھے اور 8،673 افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر 892 مقدمات میں چارج شیٹ دائر کی گئی ہے جن میں سے 864 مقدمات اب بھی مختلف عدالتوں میں زیر التوا ہیں۔ حلف نامہ کے ساتھ دو بیانات داخل کیے گئے ہیں جن میں درج معاملوں، گرفتار افراد، زیر التوا معاملوں، مقدمات کی چارج شیٹ، چارج شیٹ میں شامل افراد، مجرم قرار دیے گئے مقدمات، بری کیے گئے مقدمات اور دیگر متعلقہ تفصیلات شامل ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے پیش کی گئی رپورٹ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ حکومت نے مذکورہ رپورٹ میں شامل انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے الزامات کی تحقیقات کا حکم دیا تھا جس کی تحقیقات اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کریں گے۔ حالانکہ، جب مذکورہ افسر گواہوں کے بیانات ریکارڈ کرنے کے درمیان میں تھا، تو ان میں سے کچھ نے جسٹس شری کرشنا کمیشن کے سامنے درخواست دی اور اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانچ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ جسٹس شری کرشنا کمیشن کے سامنے معاملے کے زیر التوا ہونے کے پیش نظر انسپکٹر جنرل آف پولیس کی متوازی جانچ کی اجازت نہیں ہے۔ مذکورہ پیش رفت کی روشنی میں اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے انکوائری ملتوی کر دی گئی۔ یہ سچ ہے کہ ریاستی حکومت نے 23 جنوری 1996 کے اپنے نوٹیفکیشن کے ذریعے جسٹس شری کرشنا کمیشن کی جانچ بند کر دی ہے لیکن مذکورہ نوٹیفکیشن کو بامبے عدالت عالیہ میں چیلنج کیا جا رہا ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے پر منحصر ہے، ریاستی حکومت" جانچ کو بحال کرنے پر غور کر سکتی ہے"۔ یہ حلف نامہ 3 اپریل 1996 کو لیا گیا تھا۔

حکومت مہاراشٹر کے اسپیشل سکریٹری کے بیان کی روشنی میں یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ حکومت مہاراشٹر نے قصورواروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔ جانچ کے بعد کئی معاملوں میں چارج شیٹ دائر کی گئی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر مقدمے کی سماعت زیرالتوا ہیں، کچھ کو سزا ہوئی ہے اور کچھ کو بری کر دیا گیا ہے۔ یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ جسٹس شری کرشنا کمیشن کی تقرری کی وجہ سے حکومت اور اس کے حکام مذکورہ فسادات کے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ معاملوں میں ابھی تک کوئی چارج شیٹ دائر نہیں کی گئی ہے لیکن ہمارے سامنے ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جو یہ کہے کہ یہ حکام کی طرف سے کسی لاپرواہی یا جان بوجھ کر غیر فعالیت کی وجہ سے ہے۔ ہمارے سامنے یہ کہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ سرکاری مشینری جان بوجھ کر ان بدقسمت فسادات کے دوران پیش آنے والے واقعات کی تحقیقات کرنے یا کسی بھی جرم کے ذمہ دار کے طور پر شناخت کئے گئے مجرموں کے خلاف مقدمہ چلانے سے انکار کر رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر کسی واقعہ کے بارے میں یا کسی شخص یا شخص کے خلاف کوئی خاص ثبوت تفتیشی حکام کے علم میں لایا جاتا ہے تو حکام اس پر غور کریں گے اور ضروری کارروائی کریں گے۔ اگر کوئی شخص اس بات سے ناراض محسوس کرتا ہے کہ ان کے نوٹس میں مخصوص مواد لانے کے باوجود حکام قانون کے مطابق کارروائی نہیں کر رہے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہدایات کے لئے با مبے عدالت عالیہ سے رجوع کرنا کھلا ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ عدالت عالیہ قانون کے مطابق ایسی کسی بھی شکایت سے نمٹے گا۔

جہاں تک اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے الزامات کی جانچ کا تعلق ہے، ہمیں جسٹس شری کرشنا کمیشن کے سامنے کارروائی کی وجہ سے اسے مؤخر کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ مذکورہ کمیشن کے سامنے انکوائری کا دائرہ کار اور اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کے سامنے انکوائری کا دائرہ ایک جیسا نہیں ہے، حالانکہ کچھ معاملات میں حد سے زیادہ تالیاں لگ سکتی ہیں۔ ان حالات میں ہم ہدایت کرتے ہیں کہ مذکورہ انکوائری کو آگے بڑھایا جائے۔ درحقیقت، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ اپیل کنندگان کو قومی انسانی حقوق کمیشن سے رابطہ کرنا چاہئے تاکہ ان کی مبینہ خلاف ورزیوں کو دیکھا جاسکے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ میں شامل انسانی حقوق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اگر اپیل گزار ایسی درخواست کرتے ہیں اور اگر نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن ان الزامات کی تحقیقات کرنے پر رضامند ہو جاتا ہے تو یہ واضح ہے کہ اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے کی جانے والی انکوائری غیر ضروری ہوگی۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن پہلے ہی مذکورہ الزامات کی تحقیقات کر چکا ہے اور کسی نہ کسی طرح کسی نتیجے پر پہنچ چکا ہے تو

اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی انکوائری بھی غیر ضروری ہوگی۔ لہٰذا ہم اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ مذکورہ الزامات کی تحقیقات کے لیے مقرر کیے گئے تھے (یا ان کے متبادل، جو اس کے بعد مقرر کیے گئے ہوں گے) یہ معلوم کریں کہ کیا نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن نے پہلے ہی الزامات کی جانچ کی ہے اور اگر انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہے تو وہ اپنی تحقیقات آگے بڑھائیں۔ یہ بھی اتنا ہی واضح ہے کہ اگر مستقبل میں نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے مذکورہ انکوائری شروع کرتا ہے تو وہ نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کرتے ہوئے اپنی انکوائری ملتوی کر دے گا۔

مندرجہ بالا مشاہدات کے ساتھ اپیل نمٹا دی جاتی ہے۔ بنا اخراجات کے۔

وی۔ ایس۔ ایس

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24